نظرات

متحدہ محاذ حکومت کے وزیر خزانہ مسٹر چدمبرم نے ۹۸ ـ ۱۹۹۷ء کا سالانہ بجٹ پیش کر دیا اس سے پہلے وزیر ریلوے مسٹر رام ولاس پاسوان نے ریلوے بجٹ پیش کیا۔ دونوں بجٹ میں غریب عوام کو سہولیات فراہم کرنے کے دعویٰ تو بڑھ چڑھ کر کئے گئے ہیں لیکن بجٹ کو باریکی سے مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر بآسانی پہنچا جا سکتا ہے کہ متحدہ محاذ کی حکومت بھی ہندوستان سے غریبی دور کرنے کا کوئی جامع اور واضح خاکہ پیش کرنے سے عاجز و مجبور ہی رہی ہے اور کوئی اس بات سے انکار نہیں کر سکے گا کہ جب بھی عام انتخابات کے بعد کوئی بھی حکومت مرکز میں تشکیل پائی ہے اس نے سالانہ بجٹ میں وہ بھاری بھرکم ٹیکس لگاتے ہیں کہ عام آدمی کا ان ٹیکسوں کے وزن کے بوجھ سے کچومر ہی نکل گیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جب بھی کسی ایک چیز پر ٹیکس لگتا ہے یا ریلوے میں کرائے بھاڑے کی مد میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کا اثر بازار میں بکنے والی ہر ہر چیز پر بالواسطہ یا بلا واسطہ ضرور پڑتا ہے اگر پٹرول پر دام بڑھتے ہیں تو پٹرول سے چلنے والی گاڑیاں بسیں وغیرہ جو مال ڈھوتی ہیں ان میں اناج بھی ہوتا ہے سبزیاں بھی ہوتی ہیں دالیں اور مسالے بھی ہوتے ہیں غرض روزمرہ کی ہر کھانے پینے کی چیزیں ہوتی ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ خود بخود ہی مہنگی ہو جائیں گی کیونکہ ان کی مال برداری پر زیادہ مصارف صرف ہو رہے ہیں تو پھر کون ایسا ہوگا جو مال برداری کے مصارف خود برداشت کرے اور اشیائے ضروریہ